جلد ۲۶ مورخہ ۱۴ رجب ۱۳۵۷ھ یوم جمعہ مطابق ۹ ستمبر ۱۹۳۸ء نمبر ۲۰۸

جماعت احمدیہ کی عیدگاہ میں بے جا مداخلت

حکام ضلع کی ناقابل فہم دو عملی

"الفضل" کی ایک گزشتہ اشاعت میں یہ لکھا جا چکا ہے۔ کہ قادیان کے کچھ غیر احمدیوں نے احرار کی تحریک پر جماعت احمدیہ کی عیدگاہ کے متعلق جسے جماعت تقریباً پچاس سال سے بغیر شرکتِ غیرے بطور عیدگاہ استعمال کرتی چلی آ رہی ہے۔ ایک نیا شاخسانہ کھڑا کر دیا ہے اور وہ یہ کہ اس عیدگاہ کے محراب میں اپنی میت رکھ کر جنازہ پڑھنے لگ گئے ہیں۔

یہ عیدگاہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے برادران گرامی قدر کی ملکیت ہے اور خالص جماعت احمدیہ کے قبضہ اور استعمال میں چلی آ رہی ہے۔ اس سے ورے ایک اور قطعۂ زمین جو لبستیاً قادیان کے نزدیک اور پرانے قبرستان سے ملحق ہے۔ اور جہاں سایہ دار درخت بھی ہیں۔ وہاں سایہ میں احمدی اور غیر احمدی جنازہ پڑھتے چلے آئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی عیدگاہ اس قبرستان سے فاصلہ پرے اور مغرب کی طرف قادیان کی آخری حد پر واقع ہے۔ غیر احمدیوں کا اب اس میں میت کو لے جا کر جنازہ پڑھنا سوائے شرارت کے اور کوئی معقول وجہ نہیں رکھتا۔ میت کو قبرستان سے آگے لے جا کر جماعت احمدیہ کی عیدگاہ میں جنازہ پڑھنا۔ اور پھر واپس لا کر قبرستان میں دفن کرنا صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ یہ محض جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ کھڑا کرنے کے لئے ہے۔

آج سے تین چار ماہ قبل جب یہ شرارت کھڑی کی گئی۔ تو حکام ضلع کو توجہ دلائی گئی۔ اور مجسٹریٹ صاحب علاقہ نے اس شرارت کے بانیوں کو متنبہ کر دیا تھا۔ کہ تا فیصلہ وہ احمدیوں کی عیدگاہ میں جنازہ نہیں پڑھ سکتے۔ لیکن گزشتہ ہفتہ ان لوگوں کے ہاں جب تین موتیں پے درپے ہوئیں۔ تو باوجود سرکاری انتباہ کے انہوں نے ان کے جنازے عیدگاہ میں پڑھے۔ یہ اطلاع پا کر مسٹر ایورٹ سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس ضلع گورداسپور اور جناب چاند نرائن صاحب مجسٹریٹ علاقہ ۲ ستمبر کو قادیان آئے سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس نے تو پولیس چوکی کا معائنہ کرنے کے بعد ہرچووال میں قیام کیا۔ اور مجسٹریٹ صاحب علاقہ نے غیر احمدیوں کو بلایا۔ اور ان کے سرغنوں سے جن میں ملا عنایت اللہ احراری اور مہر دین آتشباز پیش پیش تھے۔ تحریر لی۔ کہ وہ تا فیصلہ احمدیوں کی عیدگاہ میں کوئی جنازہ نہیں پڑھیں گے۔ یہ وہی عیدگاہ ہے جسے آج سے کچھ عرصہ قبل یعنی جون ۳۵ء میں جب جماعت احمدیہ نمازیوں کے آرام کے لئے ہموار کرنے لگی تھی۔ اور غیر احمدی اس میں مزاحم ہوئے تھے تو اس موقع پر موجود احمدیوں کو پولیس نے گرفتار کر لیا اور ان کے خلاف مقدمہ چلا دیا تھا اور وجہ یہ بتائی تھی۔ کہ چونکہ دوسرے لوگ مزاحم ہیں۔ اس لئے status quo قائم رکھنا ضروری ہے۔ مگر اب جبکہ غیر احمدیوں کی طرف سے مداخلت بے جا کی جا رہی ہے اور بغیر کسی قسم کی ضرورت اور حق کے احمدیہ عیدگاہ کو جنازہ گاہ میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ اس مداخلت بے جا پر کیوں اسی status quo کو مدنظر نہیں رکھا جاتا۔ اور کیوں حکام خاطر خواہ ایکشن لینے میں تردد کا اظہار کر رہے ہیں:۔

ہم امید کرتے ہیں۔ کہ حکام حالات کی نزاکت کا جائزہ لیتے ہوئے جلدی ایسے قدم اٹھائیں گے۔ جس سے یہ خواہ مخواہ کا پیدا کردہ نزاع کوئی ناخوشگوار صورت اختیار نہ کر لے۔ اگر حکام کے لئے کاغذاتِ مال میں اس عیدگاہ کے متعلق "مقبوضۂ اہل اسلام" لکھا ہونا کسی تردد کا باعث ہو۔ اور اس کے مقابلہ میں حقوقِ ملکیت، عملی دیرینہ قبضہ اور دیرینہ استعمال یہ تین باتیں کوئی وزن نہیں رکھتیں۔ اور ان کی سمجھ میں یہ بات نہ آتی ہو۔ کہ اہلِ اسلام کا لفظ بمقابلہ اہلِ ہنود مسلمانوں اور ہندوؤں کی ملکیت کے درمیان تمیز کرنے کے لئے لکھا گیا ہے۔ تو پھر انہیں اس بات کا بھی انتظام کرنا چاہیئے۔ کہ جہاں جہاں احمدی اقلیت میں ہیں۔ وہاں مسجدوں، عیدگاہوں۔ اور اوقافوں میں بحصہ رسدی ان کی شرکت تسلیم کر لی جائے۔ اور انہیں ان کا حصہ دلایا جائے۔ کیونکہ کاغذاتِ مال میں ہر جگہ مسجدیں اور عیدگاہیں مقبوضۂ اہل اسلام ہی درج ہوتی ہیں۔ ہندوستان کے مختلف شہروں میں متعدد مساجد و عیدگاہیں پائی جاتی ہیں۔ جن کو کاغذاتِ مال میں ملوکہ اہل اسلام دکھایا گیا ہے

لیکن از روئے قبضہ و استعمال بعض حنفیوں کے لئے اور بعض شیعوں کے لئے اور بعض اہل حدیث کے لئے مخصوص ہیں۔ اور اگر ان فرقوں میں سے کسی فرقہ کی مسجد میں دوسرے فرقے کے آنے کے متعلق اعتراض ہو۔ تو حکومت کو مجبوراً فساد کو روکنے کے لئے ایک فریق کو روکنا پڑتا ہے۔
قادیان میں عید کے موقعوں پر حکام عیدگاہ کے پاس موجود ہوتے ہیں۔ اور وہ خود اس بات کے شاہد ہیں۔ کہ احمدی عیدگاہ میں نماز پڑھتے ہیں۔ اور غیر احمدی تکیہ میں۔ اور کوئی فریق کسی سے تعرض نہیں کرتا۔ مگر اب جب کہ ۱۹۳۸ء میں غیر احمدیوں نے جماعت احمدیہ کی عیدگاہ میں مداخلت بے جا شروع کی ہے۔ اور حکام ضلع کی آنکھوں کے سامنے احمدیہ عیدگاہ کو جنازہ گاہ بنایا جا رہا ہے۔ ابھی تک سوائے زبانی گفت و شنید کے کوئی باضابطہ کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی۔ اسکے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کو عیدگاہ کے نشیب و فراز درست کرنے کے لئے یہ مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ صبر و تحمل سے انتظار کیا جائے۔ ضلع گورداسپور کے انتظامات میں یہ ایک چیستان ہے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ستمبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج سر اور آنکھوں میں درد کی تکلیف رہی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں +

آج ساڑھے تین بجے کی ٹرین سے مولوی محمد شریف صاحب مولوی فاضل مبلغ معہ اہلیہ عازم فلسطین ہوئے بہت سے احباب اپنے بھائی کو الوداع کہنے کیلئے سٹیشن پر جمع تھے۔ الحاج مولانا عبدالرحیم صاحب نیر نے نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے آپکے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے اور مجمع سمیت دعا فرمائی +

یوم التبلیغ کے متعلق ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے یوم التبلیغ کے لئے ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۸ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اس روز ہر بالغ احمدی مرد و عورت کا فرض ہے۔ کہ سارا دن ان لوگوں کو جو ابھی تک احمدیت میں داخل نہیں ہوئے۔ نرمی اور محبت سے پیغام حق پہنچائے اور سلسلہ احمدیہ میں داخل کرنے کی کوشش کرے۔ یہ امر خاص طور پر ملحوظ رہے۔ کہ پیغام حق پہنچانے والے احباب نہایت مستحسن طریق سے صداقت کا اظہار کریں۔ اور حقانیت کے اس نور کو جو خدا تعالےٰ نے موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ نازل فرمایا ہے۔ اپنے حلقہ واقفیت میں ان لوگوں تک پہنچائیں جو ابھی تک اس نور سے محروم ہیں۔ اس موقعہ پر انفرادی تبلیغ کے علاوہ ٹریکٹ اشتہارات اور سلسلہ کی کتب کی تقسیم کے ذریعہ بھی پیغام حق پہنچایا جا سکتا ہے۔ پس ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۸ء کا دن نہایت عمدگی اور خوش اسلوبی کے ساتھ تبلیغ احمدیت میں صرف کیا جائے۔ یہ امر یاد رہے۔ کہ یہ یوم التبلیغ غیر مسلموں میں تبلیغ کے لئے نہیں۔ بلکہ غیر احمدیوں میں تبلیغ کے لئے ہے۔

امید ہے۔ کہ احباب ابھی سے یوم التبلیغ کے متعلق تیاری شروع کر دیں گے اور کوشش کریں گے۔ کہ مقررہ تاریخ کو پورے اہتمام کے ساتھ یوم التبلیغ منایا جائے۔ ۱۶ اکتوبر کو اتوار ہے۔ اور چونکہ اس دن سرکاری دفاتر میں بھی تعطیل ہوگی اس لئے ملازم اور غیر ملازم تمام اصحاب پوری تندہی کے ساتھ اس فرض کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں + (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

جماعت احمدیہ لیگوس کی کامیابی کیلئے درخواست دعا

جماعت احمدیہ لیگوس واقع افریقہ کا ایک اہم مقدمہ مخالفین کے ساتھ سرکاری عدالت میں چل رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ اس میں جماعت احمدیہ کو کامیابی عطا فرمائے۔ اور مخالفین کو اپنے منصوبوں میں خائب و خاسر رکھے +

مبلغین کا تبلیغی دورہ علاقہ بیٹ اوی

گیانی واحد حسین صاحب مبلغ اور مولوی محمد علی صاحب سکنہ میادی شیرا انشاء اللہ العزیز مندرجہ ذیل مقامات کا تبلیغی دورہ کریں گے۔ امید ہے۔ کہ ان دیہات کے قرب و جوار کی جماعتیں ان سے ہر طرح کا تعاون کرتی ہوئی پورا فائدہ اٹھائیں گی۔

تاریخ	مقام	تاریخ	مقام
۹ ستمبر ۳۸ء	میادی نانوں	۲۱ ستمبر ۳۸ء	بھینیاں گوجراں
۱۱ " "	سیہنے کے	۲۳ " "	داعیوالہ
۱۳ " "	چھنّاں ذیلداروالیاں	۲۵ " "	فیض پور
۱۵ " "	میادی ڈوگراں	۲۷ " "	سندر گڑھ
۱۷ " "	ٹاہلیاں	۲۹ " "	بھینیاں ملاحاں
۱۹ " "	ڈیریانوالہ		

ناظر دعوۃ و تبلیغ

نصرت گرلز ہائی سکول کی طالبات کو اطلاع

جس مقام سے کم از کم چار طالبات تعطیلات کے بعد اکٹھی واپس قادیان آنے والی ہوں۔ وہ ۱۲ ستمبر ۳۸ء تک اپنے اسماء اور مکمل پتہ سے ہیڈ ماسٹر نصرت گرلز سکول کو اطلاع دیں۔ تاکہ ان کے لئے رعایتی کرایہ کے ٹکٹ کا انتظام کیا جا سکے۔
خاکسار:۔ غلام فرید ملک

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا بشیر احمد صاحب کھاریاں اپنی والدہ صاحبہ اور بھائی صاحب کیلئے جو عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ فضل احمد صاحب ٹیوٹر بورڈنگ تحریک جدید اپنے والدین کے لئے جو مدت سے بیمار چلے آتے ہیں۔ اور اپنی لڑکی کی صحت کیلئے۔ ملک عنایت اللہ خانصاحب بٹالہ اپنے والد صاحب کی صحت اور مالی مشکلات کے ازالہ کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ احباب ان سب کیلئے دعا فرمائیں۔

ملازمت پر بحالی بابو فتح محمد صاحب مشر کراچی سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ وہ خدا کے فضل سے مقدمہ میں باعزت بری ہونے کے بعد اب ملازمت پر بھی بحال ہو گئے ہیں۔

سپاس تعزیت میرے دوسرے لڑکے سلطان محمود کی وفات پر اکثر احباب جماعت کے تعزیت

قیام امن کے متعلق اسلامی تعلیم اور گاندھی جی

تھوڑا عرصہ ہوا - برہما میں فسادات ہوئے۔ اور چند دن کے سکون کے بعد اب پھر شروع ہو گئے ہیں۔ ان کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے۔ کہ ایک برمن نے اسلام کے خلاف ایک ٹریکٹ لکھا۔ جس پر ایک برمن نو مسلم کو جو بُدھ مذہب چھوڑ کر اسلام قبول کر چکا تھا۔ دُکھ ہوا۔ اور اس نے بُدھ مذہب کے خلاف ایک ٹریکٹ لکھا گو اس ٹریکٹ میں پبلک کے جذبات کو مشتعل کرنے والا کوئی مواد نہ تھا۔ تاہم برہما کے اخبارات نے اس کے خلاف سخت نکتہ چینی کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بُدھ مذہب کے پیرؤوں نے نہایت بے رحمی سے ہندوستانی مسلمانوں پر حملے شروع کر دیئے۔ (حال کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض ہندؤوں پر حملے بھی ہوئے ہیں) جس سے بہت سی جانوں کے ضائع ہونے کے علاوہ کروڑوں روپیہ کا مالی نقصان بھی ہوا ۔

اِن فسادات کے متعلق گاندھی جی نے اپنے ۲۰ر اگست کے اخبار "ہریجن" بمبئی میں جو مضمون لکھا ہے وُہ اس امر کا بیّن ثبوت ہے۔ کہ آج دُنیا میں اگر کوئی مذہب یہ قابلیت رکھتا ہے۔ کہ وُہ تمام مذاہب کے لوگوں میں صُلح و آشتی کا بیج بو سکے۔ تو وہ صرف اسلام ہے۔ موجودہ روشنی کے زمانہ میں اس ضرورت کو سختی سے محسوس کیا جا رہا ہے۔ کہ تمام مذاہب کے متبعین کو آپس میں صلح اور محبت سے رہنا چاہیئے۔ اور کسی ایک مذہب کے ماننے والوں کا حق نہیں۔ کہ دُوسرے مذاہب پر حملہ کر کے ان کے پیرؤوں کا دل دُکھائیں۔ اور اس طرح دُنیا کے امن کو برباد کریں۔ چنانچہ گاندھی جی بھی اپنے اس مضمون میں لکھتے ہیں:-

"اگر برہما کے بُدھسٹ اسلام کی اور مُسلمان بُدھ مذہب کی عزت نہ کریں۔ تو پھر بے اتفاقی کا ایسا بیج موجود ہے۔ جو ہمارے سامنے وہ ظالمانہ اور وحشیانہ منظر پیش کر سکتا ہے۔ جو ہم نے حال ہی میں برہما میں دیکھا ہے میں اس لئے تجویز کرتا ہوں۔ کہ ان بڑے مذاہب کو باہمی سمجھوتہ سے رہنا چاہیئے"

پھر لکھتے ہیں:-

"ان تجاویز میں سے جو آئندہ ایسے واقعات کو روک سکتی ہیں۔ ایک یہ ہے۔ کہ سب قوموں کو اس بات کے لئے تیار کیا جائے۔ کہ وُہ تمام ان مذاہب کی عزت کریں۔ جنہیں دُنیا کے لوگ تسلیم کرتے ہیں"

گاندھی جی نے مختلف مذاہب کے ماننے والوں کو جو نصیحت کی ہے۔ وُہ واقعی ضروری ہے۔ اور جب تک اہل مذاہب اس ضروری نکتہ کو سمجھ کر اس پر عمل نہ کریں۔ اس وقت تک حقیقی امن قائم نہیں ہو سکتا۔ اس موقعہ پر ہم اس امر کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ وُہ مذہب جس کی تعلیم کی روشنی میں گاندھی جی جیسے مدبّر انسان نے یہ نصیحت کی ہے۔ وُہ اسلام ہی ہے۔ کیونکہ آج سے چودہ سو سال پہلے جبکہ موجودہ زمانہ کے پُر خطر فسادات اور بدامنیوں کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا تعالےٰ سے الہام پا کر فرمایا:- لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ - یعنی اے مسلمانو! تم ساری دُنیا کو بُت پرستی کی خرابیاں سمجھا کر توحید پر قائم کرنے کے لئے مقرر کئے گئے ہو۔ تاہم بُتوں کو بُرا بھلا نہ کہنا۔ کیونکہ اس طرح اُن کے پجاریوں کو دُکھ ہوگا۔ اور وُہ حقیقت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے خدا کو گالیاں دینے لگ جائیں گے۔ اور پھر مُسلمانوں کو تعلیم دی۔ کہ وُہ اس بات کا اقرار کریں۔ کہ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ - یعنی ہم خدا تعالےٰ کے تمام فرستادوں اور نبیوں پر ایمان لاتے ہیں۔

پس اس تعلیم کی موجودگی میں کوئی سمجھدار مُسلمان کسی مذہب کے بانی کو بُرا بھلا کہکر فساد اور جھگڑا پیدا نہیں کر سکتا ۔

کاش! کہ مسلمان اسلام کی تعلیم سے خود واقفیت حاصل کریں۔ اور پھر موجودہ زمانہ کے تمام لوگوں کو خواہ وُہ کسی ملک کے رہنے والے ہوں۔ آگاہ کر دیں۔ کہ دُنیا میں حقیقی اور دائمی امن صرف اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے ۔

خاکسار محمد یار - عارف - از کلکتہ

شذرات

اُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ

۲ستمبر کے "الفضل" میں مکرم جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب لکھتے ہیں:-
"واہ رے لفظ پرستی کہ کتابوں میں یہاں تک لکھ دیا گیا۔ کہ بچھڑے کو پانی میں گھول کر پلا دیا گیا"

اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ یہ محض لفظ پرستی نہیں ہے۔ بلکہ اس واقعہ کا بیان بائیبل میں موجود ہے۔ چنانچہ خروج باب ۳۲ - آیت ۲۰ میں لکھا ہے:-
"اس نے اس بچھڑے کو جسے انہوں نے بنایا تھا۔ لیا۔ اور اس کو آگ سے جلایا۔ اور پیس کر خاک سا بنایا۔ اور اس کو پانی پر چھڑک کر بنی اسرائیل کو پلایا"

ہاں قرآن کریم کے الفاظ سے یہ مفہوم نکالنا درست نہیں۔ کیونکہ وہاں اُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمْ ہے۔ نہ کہ اُشْرِبُوْا فِیْ بُطُوْنِهِمْ۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ یہاں اس واقعہ کی طرف اشارہ نہیں۔ بلکہ اس سے مراد بچھڑے کی وُہ محبت ہے۔ جو بنی اسرائیل کے قلوب میں گھر کر گئی تھی۔ اور یہ عربی زبان کا محاورہ ہے ۔

نئی زمین اور نیا آسمان بنانا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا ایک کشف ہے۔ کہ میں یُوں کہہ رہا تھا۔ کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ اس پر غیر احمدی اصحاب اعتراض کیا کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ (معاذ اللہ) یہ دعوائے خالقیت ہے۔ حالانکہ اس سے مراد تغیرِ عظیم پیدا کرنا۔ اور غیر معمولی انقلاب برپا کرنا ہے۔

۴ستمبر ۱۹۳۸ء کے اخبار "انقلاب" میں بعنوان ایک زمیندار کا نعرہ" ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ جس کا ایک شعر یہ ہے:-

تابکے سہتے رہیں جور و ستم افلاک کے
ہے زمیں اپنی تو اپنا آسماں پیدا کریں

"ظفر"

چولہ بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق

بعض اعتراضات کے جواب (۳)

ایڈیٹر "شیر پنجاب" کے اعتراضات

مصنف "تکذیب قادیان" بھائی امر سنگھ صاحب ایڈیٹر "شیر پنجاب" لکھتے ہیں:-

"حقیقی چولہ کہاں ہے کابلی مل کی اولاد اور مرزا صاحب کے دعوے کی تردید تو جو ڈیرہ بابا نانک میں ہے خود کرتا ہے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ وہ پیراہن یا خلعت جس کا ذکر جنم ساکھی میں حوالہ درج ہے کہاں ہے اس کا جواب جنم ساکھی بالا سے ہی پیش کیا جاتا ہے۔ "تو بادشاہ نے سب بچن سری گورو بابے جی کے مان لئے۔ سری گورو جی کا مرید ہو گیا۔ تب گورو بابا کو الہام ہوا اور وہ خلعت آسمان کی طرف چل دیا۔ اور وہ اوپر آسمان پر ہی رہا۔ پھر نہ آیا"

کیوں جناب شیخ صاحب اور مرزائی حضرات! اب بھی کوئی شک باقی رہ جاتا ہے۔ کہ یہ وہ پیراہن نہیں"

(تکذیب قادیانی صفحہ ۹۵)

کھلم کھلا تحریف

ایڈیٹر صاحب شیر پنجاب اگر غور کر لیتے کہ جس جنم ساکھی بھائی بالا میں چولہ صاحب کا آسمان پر چلا جانا اور پھر واپس نہ آنا لکھ دیا گیا ہے۔ وہ پرانا ایڈیشن نہیں بلکہ نیا ہے۔ انہوں نے اپنی کتاب کے صـ ۱۳۶ پر لکھا ہے۔ یہ حوالہ جات اردو کی جنم ساکھی سے دیئے گئے ہیں جس کا مقابلہ گورمکھی کی طبع شدہ جنم ساکھی سے کر لیا گیا ہے۔ حالانکہ پرانی جنم ساکھیاں بھائی بالا جو ۱۸۹۰ء و ۱۸۹۶ء کی طبع شدہ ہیں۔ ان میں چولہ کا آسمان پر جانا۔ اور واپس نہ آنا کہیں نہیں لکھا۔ لیکن بھائی صاحب کی پیشکردہ جنم ساکھی ۱۹۱۱ء کی طبع شدہ ہے۔ اس میں لکھ دیا کہ چولہ آسمان پر چلا گیا۔ اور پھر واپس نہ آیا۔ یہ تحریف کا بین ثبوت ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی فتح کا اعلان۔ ہم ایڈیٹر صاحب "شیر پنجاب" اور ان کے ساتھیوں کو کھلی دعوت دیتے ہیں۔ کہ ایڈیٹر صاحب نور کی پیشکردہ پرانی جنم ساکھی سے چولہ کا اڑنا اور واپس نہ آنا دکھائیں۔ تو ہم ان کو ایک سو روپیہ نقد انعام پیش کریں گے۔ نئی جنم ساکھیوں میں تحریف کر کے حقیقت کو چھپانا کوئی بہادری نہیں۔

کیا چولہ جعلی ہے

گیانی گیان سنگھ تو کہتا ہے کہ چولہ خلیفہ بغداد کی بیگم صاحبہ نے تیار کر کے بابا نانک صاحب کو پہنایا۔ جسکو آپ آتی دفعہ بہاؤ الدین کو دے آئے۔ سمت ۱۸۴۵ بکرمی میں کابلی مل بیدی چولہ ان کی اولاد سے لے آیا۔ (دیکھو حاشیہ پنتھ پرکاش صـ ۱۶۱) لیکن جناب امر سنگھ صاحب ایڈیٹر اخبار شیر پنجاب اس کے برعکس چولہ صاحب کو جعلی بتا کر جان چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "یہ چولہ کابلی مل نے سکھوں کو لوٹنے کی غرض سے کسی مسلمان سے بنوا رکھا ہے"

(تکذیب قادیانی صـ ۹۲ تا صـ ۹۴)

حالانکہ اگر بھائی صاحب ذرا غور اور فکر سے کام لیتے۔ تو انکو معلوم ہو جاتا۔ کہ کابلی مل کو مسلمانوں سے چولہ بنوانے اور اس پر آیات قرآنی لکھانے کی کیا ضرورت تھی۔ کیوں نہ کسی ہندو بھائی سے بنوا لیا۔ اور قرآن مجید کی آیات کی جگہ سری گورو گرنتھ صاحب کے شلوک لکھوا لئے تا کہ پوجا کی بھینٹ زیادہ وصول کی جا سکے اور چولہ صاحب کو چھپا چھپا کر رکھنے کی بھی ضرورت پیش نہ آتے۔

جنم ساکھی منی سنگھ میں چولہ صاحب کا ذکر

بھائی منی سنگھ کا بیان ہے۔ کہ جب گورو نانک فوت ہونے لگے۔ تو اس وقت اپنا چولہ اتار کر رکھ دیا۔ چنانچہ لکھا ہے۔ تب بابے صاحب نے اپنا چولہ رکھ دیا۔ اور کہا کہ جو شکتی وان ہے سو اس چولے کو پہن لے۔ سری چند اور لکھمی داس سے چولا صاحب اٹھائے نہ گئے۔ لیکن گورو انگد صاحب نے متھا ٹیک کر پہن لیا۔ (صـ ۵۸۶)

اس عبارت میں ایک خاص چولہ کا ذکر ہے جسکو شکتی وان ہی پہن سکتا تھا۔ اور جو سری چند لکھمی داس سے اٹھایا نہ گیا۔ مگر گورو انگد صاحب نے متھا ٹیک کر پہن لیا۔ اگر یہ عام کرتا ہوتا جسکو گورو نانک صاحب پہنا کرتے تھے۔ تو اسکی خصوصیت کا ذکر نہ ہوتا۔ اور نہ ہی اس کرتے کو جو آپ عموماً پہنا کرتے۔ اور پرانا ہو جانے پر اتار دیتے۔ چولہ نام سے سکھی اصطلاح میں پکارا جاتا۔ پس یہ وہی چولہ مبارک تھا۔ جو آپ کو نرنکار کی درگاہ عالی سے عنایت ہوا۔ اور آپ نے پہنا۔ پھر اداسی فرقہ کا خیال ہے۔ کہ وہ چولہ مبارک آپ کے فرزند لکھمی چند کو پہنایا گیا۔ چنانچہ لکھا ہے۔ جس جگہ عربی الحرفوں کا لکھیا چولہ لکھمی چند کو پہنایا گیا۔ بابے نانک صاحب کے فوت ہونے کے بعد اس جگہ کا نام ڈیرہ پڑا۔ جس جگہ اب تک چولہ موجود ہے۔ اب ایک اور صاحب بھائی سیوا سنگھ کے بیانات پر تنقید کی جاتی ہے۔

بھائی سیوا سنگھ۔ متقدمین یا موخرین سکھ مصنفوں میں سے کسی نے بھی کسی چولہ کے آسمان سے اترنے کا ذکر کسی مستند تاریخ میں نہیں کیا۔ (چولہ صاحب صـ ۵)

جواب۔ جنم ساکھی بالا نانک پرکاش مصنفہ بھائی سنتوکھ سنگھ خورشید خالصہ مصنفہ باوا نہال سنگھ صاحب بھلے نے چولہ مبارک کو آسمانی چولہ بتایا ہے۔

بھائی سیوا سنگھ۔ ایک جنم ساکھی میں ایک چولہ کا آسمان سے اترنے کا ذکر ہے وہ گیکشن پریس اور مفید عام پریس میں چھپی ہے۔ جو سکھوں کی ملکیت نہیں اور نہ یہ کتاب کسی سکھ کی تصنیف ہے۔ جس سے اس جنم ساکھی کی تحریر کے ذمہ دار کسی طرح بھی سکھ ماننے یا گردانے نہیں جا سکتے۔

(چولہ صاحب صـ ۶)

جواب۔ اگر جنم ساکھی اس لئے کسی سکھ کی تصنیف نہیں۔ کہ یہ پریس سکھوں کی ملکیت نہیں تو پھر مفید عام پریس میں چھپے ہوئے گرنتھ صاحبان کا بھی انکار کرنا پڑیگا جنم ساکھی بالا سمت ۱۵۹۱ بکرمی والی بھائی بالے نے لکھوائی۔ اور سو گھے پیڑے نے گورو انگد صاحب کے سپرد کی۔ پھر اگر جنم ساکھی بھائی بالا غیر مستند کتاب ہے۔ تو جناب خود اس کے حوالجات اپنی کتابوں میں کیوں دیتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنی کتاب "کیش" صـ ۱۲ میں جنم ساکھی بالا کا حوالہ پیش کر کے کیس رکھنے کا ثبوت پیش کیا ہے لیکن افسوس کہ جب اسی جنم ساکھی سے چولہ صاحب کا حوالہ پیش کیا جاتا ہے۔ تو اس کو غیر مستند کسی غیر سکھ کی تصنیف شدہ بتانے لگ جاتے ہیں۔

بھائی سیوا سنگھ۔ جس جنم ساکھی میں چولہ کے آسمان سے اترنے کا ذکر ہے اس کے ٹائیٹل پیج پر لکھا ہے۔ کہ اس میں اور جنم ساکھیوں کی نسبت بہت اور حالات بھی تلاش کر کے لکھ دیئے ہیں۔ اس لئے یہ کوئی مستند کتاب نہیں۔ بلکہ پبلشروں نے خود بہت کچھ بڑھا دیا ہے۔ اس لئے اس کتاب کا فیصلہ سکھوں کے لئے ناطق نہیں۔

جواب۔ چولہ صاحب کا پرسنگ قریباً تمام جنم ساکھیوں میں مرقوم ہے۔ جس جنم ساکھی کا حوالہ بھائی صاحب دیتے ہیں۔ اس سے بہت پرانی جنم ساکھیوں میں بھی چولہ صاحب کی ساکھی موجود ہے۔ کتاب کے محرف ہو جانے کی صورت میں ایک صحیح حوالہ کا جو واقعات سے بھی ثابت ہو۔ انکار نہیں کیا جا سکتا۔ سری گورو گرنتھ صاحب کے بھی کئی مختلف نسخے دیکھنے میں آتے ہیں پس جنم ساکھی میں چولہ صاحب پرسنگ ہونا اور چولہ صاحب کا سکھوں کے قبضہ میں ہونا چولہ صاحب کی صداقت کو دوبالا کرتا ہے۔

خاکسار گیانی واحد حسین مبلغ

حضرت امیرالمومنین کی جماعت احمدیہ پر شفقت
اور
جماعت کا حضور سے مخلصانہ تعلق

قبولیت دعا اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایک برہان ہے۔ ایمانداروں کے درمیان سب سے بڑا رشتہ ایمان کا رشتہ ہوتا ہے۔ اس رشتہ کا استحکام مومنوں کی ایک دوسرے کے لئے دلسوزی کی دعاؤں سے ہوتا ہے۔ الحب فی اللہ کی سب سے بڑی علامت دعا ہے۔ نبی کی پر درد دعائیں پاکبازوں کی ایک جماعت کے وجود پر منتج ہوتی ہیں۔ اس کی دعاؤں سے ہی وہ جماعت روز بروز روحانیت میں ترقی کرتی ہے۔ نبی کی وفات کے بعد یہ رشتہ خلیفہ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ خلیفۂ وقت اپنی شبانہ دعاؤں اور سوز وگداز والی التجاؤں سے ان پودوں کی آبیاری کرتا ہے جنہیں خدا نے نبی کے ذریعہ قائم کیا ہوتا ہے۔ پس نبی اور اس کی جماعت خلیفہ اور اس کے پیروؤں کے تعلقات کی بنیاد اس روحانی رشتہ پر ہوتی ہے جسے دعا کہتے ہیں۔

مذہبی نقطۂ نگاہ سے حقیقی دعا سوز وگداز والی دعا بہت بڑی چیز ہے دعا کنندہ کی قربانی ہے۔ اور دوسرے پر بڑا احسان ہے۔ دعا سے ناممکن ممکن بن جاتا ہے۔ اور انہونی باتیں واقعات کی صورت میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ نبی کی بعثت کے وقت ایمان صرف زبانوں پر ہوتا ہے اور دعا برائے نام رہ جاتی ہے۔ ہاں نبی کے زندہ نشانات حقیقی ایمان پیدا کرتے اور دعا کی حقیقت سے آگاہ کرتے ہیں۔ اس لئے دراصل دعا کی قدر وہی لوگ جانتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی بے پایاں قدرتوں پر یقین ہوتا ہے اور جنہوں نے زندہ معجزات کا مشاہدہ کیا ہوتا ہے۔ عصر حاضر میں دعا پر جو اعتماد احمدی جماعت کو ہے۔ دنیا کی کسی قوم کو نہیں۔ دعا کے ذریعہ سے احمدی جن مشکلات پر غالب آنے کا یقین رکھتے ہیں۔ دنیا کے فرزانے انہیں ناقابل تسخیر خیال کرتے ہیں۔ بہر حال یہ امر واقع ہے۔ کہ دعا کی اہمیت اور عظمت کو سب سے زیادہ جماعت احمدیہ سمجھتی ہے۔

دعاؤں کی بکثرت قبولیت دعا کرنے والے کی اس قدر ومنزلت پر دال ہوتی ہے۔ جو اسے اللہ تعالیٰ کے حضور حاصل ہے۔ اسی بنا پر بعض خاص بندے باذن الٰہی اعلان کرتے ہیں۔ کہ ہماری صداقت اور ہمارے مقرب ہونے کی یہ دلیل ہے۔ کہ ہمارے بالمقابل کسی کی دعا سنی نہ جائیگی۔ مخالفین حق کے مقابل قدیم سے راستبازوں کی یہ سنت چلی آتی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحدی کے طور پر اپنے نشان قبولیت دعا کو پیش فرمایا۔ اور مخالف اس مقابلہ میں بالکل عاجز و بیچارہ ثابت ہوئے جس نے مقابلہ کرنا چاہا اس نے منہ کی کھائی۔ حضور کی دعاؤں سے مخلصین نے جو فوائد و ترقیات حاصل کیں وہ ان کے ازدیاد ایمان کا باعث ہوئیں۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اللہ تعالیٰ نے اس نشان میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قائم مقام بنایا۔ آپ نے مخالفین کو قبولیت دعا کے مقابلہ کے لئے متواتر دعوت دی۔ مگر آج ربع صدی گذرنے کے باوجود کوئی شخص اس مقابلہ کیلئے آمادہ نہ ہوا۔ یہ مخالفین پر حجت ہے۔ محبین اور مخلصین کا یہ عالم ہے۔ کہ ہزاروں لاکھوں انسانوں نے اپنے تجربہ میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ کا مستجاب الدعوات ہونا مشاہدہ کیا۔ حضور کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کے افضال کی بارشیں ان پر برسیں۔ اور وہ دینی و دنیاوی فوائد سے مالامال ہو گئے۔ میں گمان نہیں کر سکتا۔ کہ کوئی مخلص احمدی ایسا بھی ہوگا جس نے اس نعمت سے حصہ نہ لیا ہو۔ اور جیسے سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی قبولیت دعا کا کوئی نمونہ نہ دیا گیا ہو آپ کی دعائیں بسا اوقات نازل شدہ ہر قسم کی مشکلات کا ازالہ کا موجب ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ غنی ہے۔ وہ کسی کی بات ماننے پر مجبور نہیں مگر اس کی رحمت نے اظہار استغناء کی صورتوں کے استثناء کے ساتھ ابتداء سے یہی پسند فرمایا ہے۔ کہ اپنے پیارے اور دلفگار بندوں کی دعائیں قبول فرماتا ہے۔

غیر مبائعین کے چھوٹے اور بڑے حیران ہیں کہ جماعت احمدیہ کو اپنے امام سے کس قدر مستحکم عقیدت ہے۔ کہ ان کے تمام حیلے اور منصوبے اکارت ہو کر رہ گئے۔ نئے اور پرانے فتنہ پردازوں کی ساری سازشیں ناکام ہو گئیں۔ اور جماعت احمدیہ کی حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ سے بے مثال محبت کو ذرا متزلزل نہ کر سکیں وہ حیرت زدہ ہیں۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ انہوں نے اس الٰہی محبت کے راز کو سمجھا ہی نہیں۔ یہ محبت ہر شخص کے ذاتی اور روحانی تجربہ پر مبنی ہے۔ قبولیت دعا کے مشاہدہ پر منحصر ہے۔ اس لئے شیطانی منصوبے اس جگہ رخنہ انداز نہیں ہو سکتے مخلصین اپنے محبوب آقا سے ہر عسر یسر میں وفاداری کا وہ پاک نمونہ دکھاتے ہیں۔ کہ دنیا ششدر رہ جاتی ہے وہ ہر نئے فتنہ کے ظہور کے وقت تجدید عہد کرتے ہیں۔ کہ اگرچہ دشمن چاند پر دھول ڈالنا چاہتا ہے مگر ہم اس کی ضیاء پاشیوں کو عیاں سے عیاں تر کرتے چلے جائیں گے۔ بخدا یہی لوگ کامیاب ہوں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کی تائید پر ہے۔ اس نے پہلے سے یہ وعدہ کر رکھا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا

میں نے عرض کیا ہے الحب فی اللہ کی سب سے بڑی علامت دعا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں خیار ائمتکم الذین تحبونھم ویحبونکم ویصلون علیکم وتصلون علیھم (مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۲۲) کہ بہترین ائمہ و خلفاء وہ ہیں جن سے تم محبت کرو۔ اور وہ تم سے محبت کریں وہ تمہارے لئے دعا گو ہوں اور تم ان کیلئے دعائیں کرتے رہو۔ چنانچہ اس حدیث کے مطابق جماعت احمدیہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ سے محبت کرتی اور آپ کیلئے دعائیں کرتی ہے۔ ہر احمدی آپ کے مقاصد و عزائم کے پورا ہونے کے لئے دست بدعا رہتا ہے۔ اور حضور بھی جماعت سے محبت رکھتے اور ان کے لئے بارگاہ احدیت میں مضطربانہ دعائیں کرتے ہیں حضور اپنے متعلق فرماتے ہیں:۔

"تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا۔ تمہاری محبت رکھنے والا تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا۔ تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا۔ تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے۔"

(برکات خلافت صفحہ ۵)

ان حالات میں خدائی وعدہ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا کے مطابق جماعت احمدیہ کو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ سے بے مثال محبت ہونا لازمی امر ہے۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد

اغراض و مقاصد

احباب صوبہ سرحد کو معلوم ہوگا۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پراونشل انجمن صوبہ سرحد ۱۹۳۶ء میں قائم کی تھی۔ تاکہ مقامی انجمنوں اور احباب کی تنظیم بہترین طریقہ پر کی جاسکے۔ چنانچہ اس وقت سے لے کر آج تک یہ انجمن بدستور اپنا کام کر رہی ہے۔ لیکن واقعات شاہد ہیں کہ مقامی انجمنیں اس انتظام سے پورے طور پر مستفیض نہیں ہو رہیں۔ ان کو چاہیئے کہ پراونشل انجمن کے اغراض و مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے تعلقات اور بھی مضبوط کریں اور وقتاً فوقتاً اپنی ضروریات اور مفید تجاویز سے مطلع کرتے رہیں۔ مجلس عامہ کا اجلاس سالانہ اور مجلس عاملہ کا اجلاس ماہوار صدر مقام پشاور میں منعقد ہوتا رہتا ہے مجلس مشاورت ۱۹۳۳ء کے منظور کردہ قواعد کی رو سے اغراض و مقاصد انجمن حسب ذیل ہیں۔ "مثلاً بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے ہر طرح کوشاں رہنا ترقی و تبلیغ اسلام کے لئے اپنے صوبہ کے اندر ایک متحدہ طاقت پیدا کرنا۔ افراد جماعت ہائے احمدیہ صوبہ کی تعلیم و تربیت کی نگہداشت کرنا۔ باہمی تنازعات کا فیصلہ کرانا۔ چندوں کی باقاعدہ وصولی اور ادائیگی کا معقول انتظام کرنا۔ رشتہ ناطہ کے متعلق جو مشکلات درپیش ہیں ان کے لئے سہولتیں بہم پہنچانا۔ بے کاروں کو حصول ملازمت و دیگر ذرائع معاش حاصل کرنے میں امداد دینا۔ امور خارجہ کی نگہداشت کرنا وغیرہ"

خلاصہ روئیداد اجلاس ۱۳ مارچ ۱۹۳۸ء

۱۔ خطبہ صدارت

۲۔ انتخاب امیر

۳۔ انتخاب عہدہ داران

۴۔ تقرر سب کمیٹی بغرض غور بجٹ

۵۔ منظوری بجٹ ذیل

آمد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۴۰۰

خرچ ۔ صیغہ دعوت و تبلیغ (۱) وظیفہ مولوی یحیٰی الدین صاحب کوہاٹ ۔ ۔ ۔ ۹۶

(۲) ٹریکٹ ۔ ۔ ۔ ۱۰۰

(۳) جلسہ ہائے تبلیغی ۔ ۔ ۔ ۲۴۰

(۴) وظائف مبلغین ۔ ۔ ۔ ۲۴۰

صیغہ تعلیم و تربیت (۱) وظیفہ مولوی جلال الدین صاحب ٹوپی ۔ ۔ ۔ ۷۲

(۲) وظیفہ مصلح الدین متعلم قادیان ۔ ۔ ۸۴

(۳) تعمیر مسجد ایبٹ آباد ۔ ۔ ۔ ۱۰۰

صیغہ امور عامہ و خارجہ

(۱) نقیب پراونشل ۔ ۔ ۔ ۶۰

(۲) مہمان نوازی ۔ ۔ ۔ ۴۰

(۳) سفر خرچ نمائندگان ۔ ۔ ۔ ۱۰۰

(۴) سفر خرچ دورہ امیر و عہدہ داران ۔ ۔ ۸۰

(۵) ضروریات سیاسی وغیرہ ۔ ۔ ۳۶

(۶) ڈاک و سٹیشنری ۔ ۔ ۔ ۴۰

(۷) بقایا جات سال حال ۔ ۔ ۶۲

میزان = ۔ ۔ ۔ ۱۴۰۰

(۶) اگر حصول گرانٹ میں توقف ہو تو اول اخراجات سفر خرچ و مہمان نوازی و ڈاک و تنخواہ نقیب ادا کئے جائیں۔

(۷) سہ صد روپیہ تعمیر مسجد ایبٹ آباد کے لئے منظور ہونے۔

(۸) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(۹) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(۱۰) قرض مہر خان صاحب مرحوم ساکن ڈیرہ معاف بوجہ فوتیدگی۔

(۱۱) قرض سمندر خان صاحب سکنہ نتھیاگلی معاف بوجہ بیماری

(۱۲) مقامی انجمن تعلیمی وظائف کی درخواستیں اپنی سفارش کے ساتھ مطبوعہ فارم پر بھجوائیں

(۱۳) مرکز سے ۵ مبلغ طلب کئے جائیں

(۱۴) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(۱۵) قواعد و ضوابط بعد نظر ثانی شائع کئے جائیں۔

(۱۶) وفات جناب میر ظہور الحسن صاحب پر تعزیت کی قرارداد

خلاصہ روئیداد اجلاس ۳ جولائی ۱۹۳۸ء

۱۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۲۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۳۔ ہر سال انجمن ہذا کے دو نمائندے مقامی انجمنوں کے بجٹ کی صحت کر دیا کریں

۴۔ محصل پشاور کی تنخواہ کا بار پراونشل انجمن پر رکھنے کے بارہ میں نظارت بیت المال سے دریافت کریں۔

۵۔ سال رواں کے اخراجات کا انحصار وصولی گرانٹ پر ہو۔

۶۔ گرانٹ وصول ہونے پر بقایا وظیفہ بابت سال ۳۷-۱۹۳۸ء صاحبزادہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد طیب کو ۱۸۰ روپے۔ مولوی یحییٰ الدین صاحب کو ۹۶ روپے۔ مولوی جلال الدین صاحب کو ۹۶ روپے ادا کئے جائیں۔

۷۔ مبلغ ۹-۶-۱۵ روپے قرضہ ذمگی محمود جان سابق محاسب معاف۔ بوجہ نادہندگی۔

۸۔ قرضہ ملتان خاں معاف۔ بوجہ غربت

۹۔ قرارداد تعزیت بر وفات خان صاحب۔ فقیر محمد خاں صاحب و خان بہادر محمد علی خان صاحب

۱۰۔ ......

۱۱۔ ......

ایک خاص اجلاس

قرضہ بل صوبہ سرحد پر غور کرنے کیلئے ۶ احمدی وکلا ءکا اجلاس طلب کیا گیا۔ بعد بحث مباحثہ احمدی نظریہ سے حکومت کو آگاہ کیا گیا۔

روئیداد اجلاس ۶ راگست

۱۔ قرضہ بنک صدر روپیہ بذمہ مولوی عبدالحق صاحب کے اشتمام جنرل سکرٹری صاحب کے حوالہ ہو کر قرار پایا کہ وہ اس رقم کی وصولی کے لئے مناسب کارروائی کریں۔

۲۔ قرار پایا کہ پریذیڈنٹ صاحب لوکل انجمن احمدیہ پشاور کو لکھا جائے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان سے خط و کتابت ہو کر معلوم ہوا۔ کہ ان کی انجمن نے ایک محصل ۱۵ روپے ماہوار پر مقرر کیا ہے۔ ان سے دریافت کیا جائے۔ کہ آیا ان کو ایک تنخواہ دار محصل کی واقعی ضرورت ہے۔ اور یہ انتظام فائدہ مند ثابت ہوا ہے۔ اگر نہیں تو اس کے بالمقابل آپ کوئی اور بہتر صورت پیش کر سکتے ہیں۔ جس سے انتظام بخوبی چل سکے۔ اور اخراجات میں کمی کفایت ہو۔

خاکسار

مرزا غلام حیدر وکیل جنرل سکرٹری

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منگھ ہری سنگھ ولد دلیا ذات تیلی سکنہ ٹانڈہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ٹانڈہ درخواست کی سماعت کیلئے مورخہ ۲۴ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر ہری سنگھ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ یکم ستمبر ۱۹۳۶ء۔ (مہر عدالت)

دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ فقیر محمد ولد گنڈا احمد الدین۔ امیر پسران گنڈا ذات ڈوگر سکنہ مہر بھٹولی تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کیلئے مورخہ ۲۸ مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۵ راگست ۱۹۳۶ء۔ (مہر عدالت)

دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منگا اسمٰعیل ولد مہتاب ذات ارائیں سکنہ عثمان گڑھ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کیلئے مورخہ ۲۱ ردسمبر ۱۹۳۶ء مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۱۵ راگست ۱۹۳۶ء (مہر عدالت)

دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ لکھو پیرحق پسران گنہیا و سندر ولد گلزارہ سنگھ بالغان و پریتو نابالغ ولد گوکل جیا ڈو نابالغ ولد سرتو بر وفات لکھو مذکور چچا خود جاتنگ سکنہ آدو چک تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کیلئے مورخہ ۱۲ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں ۲۴ (بورڈ کی مہر)

دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مشیرا ولد امام الدین و دینا ولد نظام الدین ذات ارائیں سکنہ چک مہرہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کیلئے مورخہ ۱۲ مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ ۲۴ (بورڈ کی مہر)

دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ بنتا ولد ٹھاکر داس ذات راجپوت سکنہ پنڈوری تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کیلئے مورخہ ۱۲ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ ۲۴ (بورڈ کی مہر)

دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰ ایکٹ ۱۹۳۴ء
بحکم صاحب بہادر چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ کرم الدین ولد نتھو بالغ و منظور علی نابالغ ولد نورالدین بر وفات کرم الدین مذکور چچا حقیقی خود ذات ڈوگر ساکن موضع جلالی چک تھانہ ٹانڈہ دسوہہ تحصیل ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے اور بورڈ نے ۲۱ تاریخ بمقام دسوہہ برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے تمام قرض خواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ (مہر عدالت)

دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ وزیر علی ولد جامون ذات ارائیں سکنہ جلال پور تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ٹانڈہ درخواست کی سماعت کیلئے مورخہ ۲۰ مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۱۵ راگست ۱۹۳۶ء (مہر عدالت)

دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ بیو رام و رام رکھا و دینوں رام پسران ارجنداس ذات راجپوت سکنہ پنڈوری تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۱۲ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۲۴ (مہر عدالت)

دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۶ ستمبر۔ پنجاب میں ٹیکس کے طریقوں میں تغیر رونما ہونے والا ہے کوشش کی جائے گی۔ کہ ٹیکس کا بار زراعت پیشہ لوگوں سے ہٹا کر غیر زراعت پیشہ لوگوں پر ڈالا جائے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ پانسو روپیہ سے دو ہزار تک سالانہ آمدنی رکھنے والے ہر غیر زراعت پیشہ سے انکم ٹیکس وصول کیا جائے گا۔

شنگھائی ۶ ستمبر۔ حکومت جرمن نے جاپان سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ اورنیا جہازران کمپنی کے جہازوں پر حملے نہ کئے جائیں۔ لیکن جاپان نے اسے مسترد کر دیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ کمپنی چینیوں کی ہے۔

بنوں ۶ ستمبر۔ بنوں کے حملہ آوروں میں سے ایک گلباز نامی کو کل پولیس نے تھانہ ٹھٹھی کے قریب گرفتار کر لیا۔ اور حملہ کے متعلق پندرہ گھنٹے اس پر سوالات کئے جاتے رہے۔ اس نے کہا کہ ہمارا ارادہ آگ لگانے کا قطعاً نہ تھا۔ مگر چونکہ اہل بنوں نے ہم پر فائر کئے۔ اس لئے ان کی توجہ کو دوسری طرف پھیرنے کے لئے آگ لگائی گئی۔ حملہ آوروں کے سرغنہ مہر دل کا خزانچی اور مکتوب نویس ہے۔

اناؤ ۶ ستمبر۔ ضلع ہردوئی کے ایک گاؤں میں ایک ہندو عورت کے ہاں بیک وقت تین بچے پیدا ہوئے۔ جن میں سے ایک کی پیشانی پر سونڈ سی ہے۔ اور اسی سے وہ سانس لیتا ہے۔

شملہ ۶ ستمبر۔ اسلامیہ ہائی سکول کے جلسہ تقسیم انعامات میں ایک انعام سکول کے شریر ترین لڑکے کو دیا گیا۔ ڈاکٹر سر ضیاء الدین نے جو انعامات تقسیم کر رہے تھے۔ کہا۔ کہ اساتذہ کو بے شریر لڑکوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔ کیونکہ ان سے ذہانت اور تعمیری قابلیت بڑھتی ہے۔

حیدرآباد دکن ۶ ستمبر۔ حدود ریاست میں حفظ امن کی غرض سے ایک نیا قانون نافذ کیا جا رہا ہے۔ جس کے رو سے مجسٹریٹوں کو اختیار ہوگا۔ کہ بیرونی فتنہ پردازوں کو جب چاہیں ریاست کی حدود سے باہر نکال دیں۔ ریاست کے جو لوگ ایسے مفسدین کو پناہ دیں گے۔ وہ بھی شدید سزاؤں کے مستوجب ہونگے۔

جبل الطارق ۶ ستمبر۔ باغی افواج کی بمباری سے آج پھر ایک برطانی جہاز میں جو بندرگاہ پر کھڑا تھا۔ آگ لگ گئی۔

لنڈن ۶ ستمبر۔ اتفاق سے اس وقت ہندوستان کے وائسرائے اور چھ صوبجات کے گورنر یہاں موجود ہیں۔ اور وہ سب اس تجویز پر غور کر رہے ہیں کہ دہلی میں ایک چوتھی گول میز کانفرنس منعقد کی جائے۔

شملہ ۶ ستمبر۔ حکومت پنجاب مدقوق اور مسلول قیدیوں کے لئے ایک سینی ٹوریم قائم کرنے کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ اس کے لئے مناسب مقام تجویز کرنے کی غرض سے انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات مغربی اضلاع کا دورہ بذریعہ ہوائی جہاز کریں گے۔

شملہ ۶ ستمبر۔ سر محمد ظفر اللہ خانصاحب نے شنبہ کے روز سر ہنری کریک گورنر پنجاب کے اعزاز میں اپنی قیام گاہ پر ایک ٹی پارٹی دی۔ جس میں بہت سے انگریز اور ہندوستانی معززین مدعو تھے۔

لنڈن ۶ ستمبر۔ چیکوسلواکیہ کے حالات میں ایک قسم کی تبدیلی رونما ہو رہی ہے۔ حکومت نے جرمنوں کے سب مطالبات کو تسلیم کر لیا ہے۔ ان کی پارٹی کو آئینی طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے۔ ان کے علاقہ میں جرمن افسر ہی مقرر ہوا کرینگے اسی طرح کے بعض اور مطالبات تھے۔

کلکتہ ۶ ستمبر۔ حکومت بنگال نے ایک اندھے طالب علم کو امدادی وظیفہ دیا ہے۔ تاکہ وہ لنڈن یونیورسٹی میں اندھے پن کے متعلق نفسیاتی اور اجتماعی مسائل کی ریسرچ کر سکے۔ اس طالب علم کا نام مسٹر رائے ہے۔

نیویارک ۶ ستمبر۔ چلی سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ باغیوں کے دو گروہ باہم متصادم ہو گئے۔ جس میں ۵۹ آدمی مارے گئے۔ اور بے شمار زخمی ہوئے۔ سرکاری فوجوں نے فوراً حالات پر قابو پا لیا۔

لاہور ۶ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ وزارت پارٹی اپنا ایک الگ روزانہ اخبار نکال رہی ہے۔

ٹوکیو ۶ ستمبر۔ دو ہوائی جہاز ٹکرا گئے۔ جس سے ۲۷ اشخاص ہلاک اور ۱۰۰ زخمی ہوئے۔

الہ آباد ۶ ستمبر۔ مسٹر منظر رضوی جو آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے سیاسی محکمہ میں ملازم تھے۔ اس وجہ سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ کہ کانگرس ہائی کمانڈ نے ان کے بغیر اجازت مضمون لکھنے پر اعتراض کیا تھا۔

کراچی ۶ ستمبر۔ سندھ گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ اگر کوئی بے کار نوجوان اپنے صوبہ میں ہی چھوٹے پیمانہ پر کوئی دستکاری کرنا چاہے۔ تو اسے دو ہزار روپیہ تک قرض دیا جا سکتا ہے جو آسان قسطوں میں واپس لیا جائیگا۔ اس مقصد کے لئے ایک لاکھ روپیہ منظور کیا گیا ہے۔

رنگون ۶ ستمبر۔ رنگون کے ہندوستانی دکانداروں اور تاجروں نے آج ہڑتال کر دی ہے۔ جو سات روز تک جاری رہے گی۔

ٹوکیو ۶ ستمبر۔ جاپانی حکومت نے برطانیہ۔ امریکہ۔ فرانس اور جرمنی کی حکومتوں کو مطلع کر دیا ہے کہ وہ ہانکو کے ایک خاص رقبہ کو جنگ سے محفوظ رقبہ قرار دینے کو تیار ہے۔ بشرطیکہ چینی افواج اسے اپنی سرگرمیوں کا مرکز نہ بنائیں۔

لکھنؤ ۶ ستمبر۔ حکومت یوپی نے اعلان کیا ہے کہ سیلاب کی وجہ سے سات ہزار مربع میل رقبہ میں ۲۵ لاکھ انسانوں کو مصیبت کا سامنا ہوا ہے اس سے بھی وسیع رقبہ میں فصلوں کو نقصان پہنچا ہے۔ آٹھ صد سے زیادہ دیہات غرق ہو چکے ہیں۔

ناگپور ۶ ستمبر۔ ایک طالب علم نے مقامی کالج والوں سے پرزور مطالبہ کیا۔ کہ اس کے لئے سنسکرت کی گرامر کی تعلیم کا انتظام کر دیا جائے۔ اور چونکہ وہ کسی طرح نہ مانتا تھا۔ اس لئے کالج سے نکال دیا گیا۔ اس پر اس نے مرن برت رکھ لیا ہے۔

بنوں ۶ ستمبر۔ جن لوگوں کی دکانیں وغیرہ جل گئی تھیں۔ ان کا وفد گاندھی جی سے ملنے کے لئے روانہ ہو گیا ہے۔ رزمک اور کوہاٹ روڈ بہت خطرناک ثابت ہو رہی ہے۔ اور ہفتہ میں کئی کئی روز بند رکھی جاتی ہے۔

نوامبرگ ۶ ستمبر۔ نازی پارٹی کی کانفرنس کے موقعہ پر ہٹلر کی طرف سے ایک اعلان پڑھا گیا۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ اب غیر ممالک کے ساتھ کسی نئے معاہدہ کی ضرورت نہیں۔ اشیائے خوردنی کے ذخائر اب اس قدر ہو گئے ہیں۔ کہ اس کے متعلق تفکرات سے جرمنی بالکل آزاد ہو گیا ہے جرمنی کے مالیات کسی دوسرے ملک کے رحم پر نہیں ہیں۔

حیفا ۶ ستمبر۔ کل حیفا کے جنوب میں برطانی سپاہیوں کے ایک دستہ نے عربوں کی ایک کثیر جماعت پر حملہ کر دیا۔ ۴ عرب ہلاک اور دو قید کئے گئے۔ ۱۶ رائفلیں اور گولیوں کے ۵۰۰ راؤنڈ ضبط کئے گئے۔ فوج کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔

ٹوکیو ۶ ستمبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ساحل جاپان پر ماہی گیروں کی ایک آبادی میں آتشزدگی کی وجہ سے قریباً ۱۰۰ آدمی آگ میں جل گئے۔ اور ۷ ہزار کے قریب بے گھر ہو گئے مالی نقصان کا اندازہ ابھی لگایا نہیں جا سکا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی